دیں۔

چشم ما روشن دلِ ما شاد

مگر میں یقیناً جانتا ہوں کہ آپ اس مضمون پر قادر نہیں بلکہ اولانا فی اور شعر خوانی سے آگے آپ نہیں جا سکتے۔ رہا شان میرزا پر لیکچر دینے کے لئے جلسہ کرنا اسکی بھی کوئی ضرورت نہیں۔ بقول تمہارے زمانہ آپ فیصلہ کریگا۔ امید دار بود صدا نبد۔

انگریزی میں ترجمۃ القرآن

انگریزی میں ترجمۃ القرآن کی ضرورت

تو ایک مسلم امر ہوگیا ہے۔ ندوۃ العلماء نے اعلان کیا ہے کہ مولوی سید حسین صاحب بلگرامی نے ترجمہ کا کام شروع کر دیا ہے۔ ہمارے لئے یہ امر ہر حال میں مسرت کا موجب ہے۔ لیکن اگر ہے تو یہ ہے کہ ایک کام جب کہ شروع کیا جا چکا تھا اور ندوہ کے نوٹس میں بھی لایا گیا تھا۔ پھر اگر محض نمائش اور تکلیف نہیں تھا۔ بلکہ اخلاص اور خدمت اسلام مد نظر تھی۔ تو ندوۃ کو اس کام میں تہ دل سے شریک ہو جانا چاہئے تھا۔ باوجود اس علم کے کہ قادیان میں قریباً دو سال سے یہ کام شروع ہے۔ اور خاموشی کے ساتھ ہو رہا ہے۔ ندوہ کا اس کام کو اپنے ہاتھ میں لینے کے لئے میدان میں نکلنا مسلمانوں کے وقت اور روپیہ کے غلط استعمال کی جرأت ہے۔ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے اس کام کو نہ ندوۃ کی امداد کے خیال سے اور نہ مسلمانوں سے کوئی سارٹیفکٹ لینے کی نیت سے اس کام کو شروع نہیں کیا بلکہ سلسلہ کا فرض ہے۔ کہ وہ خدمت اسلام کے لئے جو کچھ اس سے ہو سکتا ہے۔ کرے پس ہمارے یہاں جو ترجمہ ہو رہا ہے وہ انشاءاللہ ہو رہا ہے۔ اور اپنے وقت پر شائع ہوگا۔ ندوہ اب بھی اگر مسلمانوں کے وقت اور روپیہ کا غلط استعمال کرنا نہیں چاہتا تو اسے مناسب ہے کہ وہ اس سوال پر پھر غور کرے۔ ترجمۃ القرآن کے متعلق مرمکی پچھلے نوٹ کے متعلق مولوی سید عبدالسلام صاحب اسسٹنٹ سکرٹری انجمن خادم المسلمین کی جو چٹھی آئی ہے۔ میں انشاءاللہ کسی اگلی اشاعت میں شائع کر دونگا۔

مدرسہ تعلیم الاسلام

تعلیم الاسلام قادیان ہائی سکول

اللہ تعالےٰ کے فضل سے اپنی مقبولیت کی وجہ سے عام شہرت حاصل کر رہا ہے۔ مدرسہ میں طلبا کی تعداد تین سو کے قریب ہے۔ اور بورڈر پونے دو سو کے قریب اور اب ایسی حالت ہو رہی ہے۔ کہ بورڈنگ ہوس میں قریباً جگہ کا ملنا بہت مشکل ہو رہا ہے تاہم کوشش کی جا رہی ہے۔ کہ کسی طرح پر لڑکوں کے لینے سے انکار نہ کرنا پڑے قادیان ایک گاؤں ہے۔ اور پہلے ہی مکانات کی قلت ہے اور اب بورڈنگ ہوس کے لئے ایسے فراخ مکانات کا ملنا تو قطعاً محال ہے۔ اس کی ایک ہی صورت ہو سکتی ہے کہ نئی زمین میں جو بورڈنگ ہوس کی تعمیر کا سلسلہ شروع کیا گیا ہے اسے جلدی مکمل کیا جاوے اور یہ امر منحصر ہے روپیہ کی فراہمی پر۔ صدر انجمن کے دفتر جو سرکلر لیٹر چندہ تعمیر کے لئے شائع کی گئی ہے۔ اسپر فوری عمل درآمد اس مشکل کو حل کر سکتا ہے۔ موسمی تعطیلات غالباً جولائی میں ہونگی۔ اور تعطیلات سے واپس آنے پر ارادہ ہے اور ارادہ کیا ضرورت ہی ایسی آ پڑی ہے کہ بورڈنگ ہوس کو باہر منتقل کیا جاوے۔ اس لئے قومی فرض شناس بزرگ اس طرف توجہ کریں۔

جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر لودہانہ توجہ فرماویں

احمدی قوم میں (جو گورنمنٹ انگلشیہ کی ایک فرمانبردار اور وفادار جماعت ہے) یہ خبر نہایت افسوس اور دلی رنج سے سنی گئی کہ جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر لودہانہ نے خواجہ کمال الدین صاحب بی اے۔ ایل۔ ایل بی پلیڈر چیف کورٹ کے پبلک لیکچر کو نقض امن کے اندیشہ سے بند کر دیا۔

احمدی قوم صاحب موصوف کے اس حکم کو محض اس نیک خیال سے کہ انہوں نے امن عامہ کے قیام کے لئے ایسا حکم صادر فرمایا نہایت ادب اور دلی جوش سے اسکی فرمانبرداری کو اپنا فرض جانتی ہے۔ لیکن جبکہ یہ دیکھا جاتا ہے۔ کہ صاحب موصوف کو صحیح واقعات بہم پہنچانے میں سہل انگاری اور محض قیاسات سے کام لیا گیا ہے تو ہمیں سخت صدمہ اور دکھ ہوتا ہے۔ کہ ہماری پوزیشن کو پیش کرنے میں ہم پر ظلم کیا گیا ہے۔ اس لئے میں بحیثیت احمدی قوم کا ایک خادم ہونے کے اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر لودہانہ کو توجہ دلاؤں کہ وہ اپنے حکم کی نظر ثانی کریں۔ اور مجھے یقین ہے۔ کہ واقعات کی موجودگی میں برٹش تاج کا ایک ذمہ وار آفیسر نہایت فیاضی کے ساتھ اپنے حکم کو واپس لینے کے لئے طیار ہوگا۔

احمدی قوم کے کسی بھی فرد سے پنجاب بھر میں جو اس تحریک کا مرکز ہے کبھی بھی نقض امن کا اندیشہ اور خوف نہیں کیا گیا۔ یہانتک کہ پنجاب کے سرحدی اضلاع پشاور اور راولپنڈی وغیرہ میں بھی احمدی جماعتیں نہایت امن اور سلامتی کی زندگی بسر کرتی ہیں۔ سلسلہ احمدیہ کا مغفور پیشوا اپنی قوم کو ہمیشہ گورنمنٹ کی وفاداری اور امن عامہ کے قائم رکھنے کی ہدایت کرتا رہتا تھا۔ اور وہی ہدایت اس کا سچا خلیفہ اور موجودہ امام و پیشوا ہمیشہ کرتا رہتا ہے اور یہ باتیں تحریروں تک ہی محدود نہیں بلکہ عملی رنگ میں واقعات سے اسکی تائید ہوتی ہے

پھر خواجہ کمال الدین صاحب جنکے لیکچر کے متعلق ایسا اندیشہ ظاہر کیا گیا ہے کوئی آدمی ایسا نہیں جسنے اپنے لیکچروں کا سلسلہ لودہانہ ہی سے شروع کیا ہو۔ خواجہ صاحب کے لیکچر فیروزپور راولپنڈی۔ کوہاٹ جہلم۔ گجرات سرگودہا۔ بھیرہ۔ سیالکوٹ۔ امرتسر۔ لاہور۔ جالندھر وغیرہ متعدد مقامات میں ہو چکے ہیں۔ اور سب سے عجیب بات یہ ہے کہ احمدی تحریک کا زبردست لیکچرار جیسی جگہ بھی معزز لیکچرر کے لیکچر کے محرک احمدی نہ تھے بلکہ

رسالہ جاری ہوا ہے۔ اس وقت سے ۱۹۰۹ء کے آخر تک ۹-۰-۲۵۹ کا نقصان ہوا ہے۔

حاضرین یہ رسالہ ذاتی رسالہ نہیں ہے۔ بلکہ یہ ایک قومی رسالہ ہے۔ اور اس کے فوائد قومی فوائد ہونگے۔ اس لئے ایسی حالت میں جبکہ رسالہ ہر سال کم و بیش کچھ نہ کچھ نقصان اٹھاتا ہے۔ میں آپکی خدمت میں ایک اپیل کرتا ہوں اور وہ اپیل روپئے کے لئے نہیں ہے۔ نہ میں آپ سے اسوقت کچھ روپیہ اس غرض کے لئے مانگتا ہوں۔ نہ میں یہ اپیل کرتا ہوں کہ آپ اپنے گھر وہیں جا کر بھیجیں۔ بلکہ اپیل صرف خریداروں کی ترقی کے لئے کرتا ہوں آپ خود خریدار بنیں اور دوسروں کو ترغیب دیں یہی ایک سبیل ہے۔ جس سے امید پڑتی ہے۔ کہ انشاء اللہ تعالے یہ رسالہ نقصان کی حالت سے نکل جائیگا۔ اس لئے میں آپ صاحبان کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ آپ یہاں سے واپس ہوتے ہوئے میری عرض کو بھول نہ جائیں۔ یہ رسالہ تشحیذ الاذہان کی ترقی کے بارہ میں ابھی کہہ چکا ہوں۔

دار الکتب احمدیہ

دوسرا کام جو انجمن نے کیا ہے۔ وہ دار الکتب احمدیہ کا اجرا ہے۔ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کے بعد انجمن نے ضروری سمجھا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یادگار میں ایک دار الکتب یا لائبریری کھولی جائے۔ چنانچہ نومبر ۱۹۰۸ء کے پرچے میں یہ اعلان کیا گیا تھا۔ کہ سالانہ جلسہ میں دار الکتب کا افتتاح کیا جاویگا۔ مگر بوجہ اسکے کہ دار الکتب کے افسر یعنی حضرت صاحبزادہ صاحب کو اشاعت دین کے لئے چند سفر پیش آئے اس لئے وہ دار الکتب کے افتتاح کے لئے تیار نہیں ہو سکے تھے۔ لہذا امسال زیر رپورٹ میں دار الکتب کا افتتاح کیا گیا۔

کتب۔ ۱۹۰۸ء کے آخر تک دار الکتب احمدیہ میں قریباً ۶۰۰ کتابیں تھیں۔ اور پھر ۱۹۰۹ء کے آخر میں ۱۸۸۵ کتب تھیں اور خدا تعالے کے فضل سے پندرہ سو سے کچھ زائد کتابیں ہیں۔

ان کتابوں میں حضرت صاحب کی کتاب کا ایک بڑا ذخیرہ ہے۔ بلکہ میں کہہ سکتا ہوں کہ سوائے ایک دو کے حضرت صاحب کی تمام تصانیف اس لائبریری میں موجود ہیں۔ حضرت صاحب کی کتب کے علاوہ دیگر بزرگان ملت کی بھی اکثر کتابیں ہیں۔ جو ہمارے سلسلہ کے متعلق لکھی گئی ہیں۔ پھر کتب تفسیر اور کتب حدیث کے علاوہ ہر ایک علم کے متعلق بہت سی کتابیں ہیں۔ اور بہت سی قلمی کتب بھی دار الکتب میں موجود ہیں۔

اگرچہ یہ سال دار الکتب کا پہلا ہی سال تھا۔ اور عام لوگوں نے اس سے فائدہ اٹھانیکی بہت ہی کم کوشش کی لیکن پھر بھی ان احباب کے علاوہ جو دار الکتب میں تشریف لاکر اخباروں اور کتابوں سے فائدہ اٹھاتے رہے ہیں۔ قریباً ڈیڑھ سو کتابیں دار الکتب کے افتتاح سے دسمبر ۱۹۰۹ء تک باہر گئی اور دن بدن خدا تعالے کے فضل سے یہ تعداد ترقی پر ہے

آمد و خرچ۔ دار الکتب احمدیہ کی مستقل آمد کوئی نہیں ہے۔ بلکہ مختلف اوقات میں مختلف چندوں کی فہرست کھولی جاتی ہے۔ اور اسطرح چندہ جمع کیا جاتا ہے۔ اس قسم کی آمدنی دار الکتب احمدیہ کیلئے ۱۹۰۸ء میں ۶-۰-۱۵۱ ہوئی ہے۔ اور سال زیر رپورٹ میں ۶-۱۲-۲۰۸ ہوئی ہے گویا کل آمد ۰-۱۳-۳۵۹ ہوئی تھی جسمیں سے ۹-۹-۲۶۳ خرچ ہوئے گویا ۱۹۰۹ء کے آخر پر ۳-۳-۹۶ جمع تھے۔ مگر یہ رقم دراصل نفع نہیں ہے۔ کیونکہ جب رقم مذکورہ خرچ ہو چکی تھی۔ تو انجمن نے یہ تجویز کی کہ دار الکتب احمدیہ کی کوئی مستقل آمدنی کی صورت کی جاوے۔ چنانچہ اسی پر یہ فیصلہ ہوا۔ کہ جسقدر چندہ جمع ہوتا جاوے [illegible] کیا جاوے اور دار الکتب کے ماہواری اخراجات [illegible] بطور قرضہ [illegible] جب ایک کافی رقم جمع ہو جاوے۔ تو اس سے کوئی تجارت کی [illegible]

آوے چنانچہ اس ریزولیوشن کے ماتحت قریباً ۳۰۰ سو خرچ مذکورہ بالا کے علاوہ رسالہ کی مد سے خرچ کئے گئے۔ اس لئے دار الکتب احمدیہ کے فنڈ احباب کی خاص توجہ کے قابل ہیں۔

بیزاری

لاہور سے المجدد نام ایک ماہوار اخبار یا رسالہ نکلتا ہے۔ اس میں ایک مضمون پلید اور اس کا مشن شائع ہوا ہے۔ یہ مضمون جس سپرٹ میں لکھا گیا ہے ہرچند وہ آریوں کی بدزبانی اور دریدہ دہنی کے جواب میں دفاعی رنگ اپنے اندر رکھتا ہے۔ لیکن اسلام باہمی نرمی اور متانت کی تعلیم دیتا ہے۔ اس لئے میں اس مضمون کو نہایت نفرت کی نظر سے دیکھتا ہوں۔ مجھ مسلمان اخبارات پر افسوس ہے۔ کہ وہ اپنے اخباری لٹریچر کے مذاق کو گرتے ہوئے دیکھتے ہیں۔ اور آواز نہیں اٹھا سکتے۔ اگر اس قسم کے مضامین پر اظہار افسوس کیا جایا کرے تو آئیندہ کسی بھی اخبار نویس کو ایسی جرأت نہ ہو۔ یہ سچ ہے کہ ہم درد رسیدہ ہیں ہم مظلوم ہیں۔ آریوں نے ہمارے بزرگوں کی سخت توہین کی ہے اور گالیاں دی ہیں۔ مگر اس کے یہ معنے نہیں کہ ہم آپے سے باہر ہو کر انکو ترکی بہ ترکی جواب دیں۔ میں جانتا ہوں کہ المجدد الحکم کی اس رائے سے سخت برافروختہ ہوگا مگر میں حق کے کہنے میں اسکی پرواہ نہیں کرتا ہیں مسلمانوں کے اخبارات کی اخلاقی جرأت سے امید کرنی چاہتا ہوں کہ اگر وہ اپنی وقعت کو کم کرنا نہیں چاہتے اور اپنے اخلاقی سٹینڈرڈ کو گرانا نہیں چاہتے تو انہیں بالاتفاق اس قسم کے مضامین سے اظہار ناراضی کرنا چاہیئے۔ اس لئے کہ اسی قسم کی کمزوریاں اور ایک کی غلطی کا خمیازہ ہم سب کو بھگتنا پڑتا ہے [illegible] بھی یہی توقع کرتا ہوں کہ وہ ٹھنڈے دل [illegible] اس ریمارک کو پڑھینگے اور اپنے نام کی رعایت سے کم از کم آئیندہ اس قسم کی تحریروں سے پرہیز کریں [illegible] ہمارا حق [illegible] واقعات کرنے کی کوشش کریں

[illegible]

قرآن مجید سے مسلمانوں کی بے اعتنائی

مسلمانوں کے تنزل اور انکی تباہی و مصیبت کے اسباب بہت سے ہیں اُن اسباب میں کچھ مادی ہیں اور کچھ روحانی ہر شخص جب اسبابت پہ غور کرتا ہے۔ کہ مسلمانوں کی یہ افسوسناک حالت کیوں ہو گئی تو اس کا سبب وہ اپنے مذاق کے مطابق کچھ نہ کچھ مقرر کر لیتا ہے جن لوگوں کی نظر صرف مادیات تک محدود ہے۔ وہ ایسے ہی اسباب قرار دے لیتے ہیں۔ جو مادیات سے تعلق سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور جنہیں روحانیت سے زیادہ تعلق ہے۔ وہ مادیات سے قطع نظر کر کے محض روحانی اسباب کی تلاش کرتے ہیں۔ یہ دونوں گروہ حق بجانب ہیں۔ کیونکہ اپنے اپنے مذاق اور تعلق طبیعت کی بنا پر رائے زنی کرتے ہیں۔ لیکن اصل بات یہ ہے کہ سب سے بڑا سبب مسلمانوں کے تنزل کا یہ ہے کہ موجودہ زمانہ میں مسلمان اپنی مذہبی الہامی کتاب سے بہت کچھ بے پرواہ ہو گئے ہیں۔ قرآن مجید سے انہوں نے سرد مہری کا برتاؤ شروع کر دیا ہے۔ حالانکہ مسلمانوں کی روحانی زندگی کا دار و مدار قرآن مجید پر ہونے کے علاوہ اُنکی مادی زندگی کا بھی بڑا گہرا تعلق اس مقدس الہامی کتاب سے ہے۔

اگر مسلمان قرآن مجید کیطرف رجوع کریں۔ اور غور و توجہ سے اس مقدس کتاب کو پڑھیں اور اسکا مطلب سمجھکر اس کے احکام پر عمل کریں۔ اور امر کی تعمیل اور نواہی سے بچنے کی کوشش کریں۔ تو دعوے کے ساتھ یہ بات کہی جا سکتی ہے۔ کہ مسلمانوں کا دین و دنیا دونوں بنجائیں۔ یہ فقرہ یعنے دین و دنیا دونوں بن جائیں۔ نہایت وسیع المعنی ہے۔ اسکی تشریح و تفصیل کیلئے ہزاروں صفحے بھی کفایت نہیں کر سکتے اس لئے ہمیں ضرورت نہیں کہ اس قلیل اللفظ وکثیر المعنی بلیغ فقرہ کی زیادہ تشریح کی جائے

حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ میری اُمت کی ... عبادت قرآن پڑھنا ہے ایک اور حدیث ... جو کوئی ... قرآن سے ... [illegible]

کو دی ہے۔ تو گویا اس نے قرآن مجید کی ہتک کی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کے سامنے قیامت کے دن قرآن سے بڑھکر کوئی شفیع نہوگا۔ نہ کوئی فرشتہ نہ پیغمبر وغیرہ۔ ایک اور حدیث میں آپ نے فرمایا ہے کہ جسطرح لوہے کو زنگ لگ جاتا ہے۔ اسی طرح انسان کے دلکو بھی زنگ لگ جاتا ہے۔ اور یہ زنگ قرآن پڑھنے اور موت کو یاد کرنے سے دور ہو جاتا ہے۔ اور حضور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔ کہ میں تمہارے لئے دو واعظ اپنے پیچھے چھوڑ جاتا ہوں اور ہمیشہ تمہیں نصیحت کرتے رہینگے ان میں ایک واعظ گویا ہے۔ اور دوسرا خاموش۔ گویا واعظ تو قرآن ہے۔ اور خاموش واعظ موت ہے۔

مسلمانوں کے لئے واجب ہے۔ کہ قرآن مجید کا ادب کریں۔ اور اسکی عزت و حرمت کریں۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ میری امت میں بہت سے منافق ہونگے۔ جو تلاوت قرآن بہت زیادہ کرتے ہوں۔ (لیکن قرآن مجید کی عزت اور ادب کا اُنہیں کچھ پاس ولحاظ نہ ہوگا۔)

توریت میں لکھا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اے میرے بندے تجھے شرم نہیں آتی کہ اگر تیرے بھائی کا خط تیرے پاس آئے اور تو راہ میں ہو تو اسی وقت ٹہر جائیگا۔ اور اطمینان سے بڑھکر اُس خط کا ایک ایک حرف پڑھے اور اُسپر غور کریگا مگر میری اس کتاب کو اس توجہ سے نہیں پڑہتا اور اس کے مطلب پر غور و تامل نہیں کرتا۔ یہ کتاب میرا ایک نامہ ہے۔ جو میں نے اس غرض سے بھیجا ہے کہ اسے غور و تامل کے ساتھ پڑھا جاوے اور اسپر عمل کیا جاوے حسن بصری کا قول ہے کہ جو لوگ ہم سے پہلے تھے وہ قرآن کو حکم نامہ ہی سمجھتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے پاس بھیجا ہے وہ لوگ رات کے وقت سوچتے اور غور کرتے تھے۔ اور اسکا مطلب سمجھتے تھے۔ اور دن کیوقت اسکی ہدایتوں اور حکموں پر عمل کرتے تھے۔ اور تم نے یہ اختیار کر لیا ہے کہ ... کی طرح قرآن شریف پڑھ لیتے ہو اس ... حروف و اعراب پر تو بہت زور دیتے ہو مگر اسکے

حکموں کو تم نے آسان سمجھ لیا ہے۔ حالانکہ قرآن پڑھنے سے یہی غرض نہیں ہے کہ عبارت پڑھتے چلے گئے۔ بلکہ غرض یہ ہونی چاہئے۔ کہ اسکے حکموں پر عمل کیا جائے اور قرآن یاد کرنے کی غرض بھی یہی ہے۔ کہ خدا کے احکام یاد ہیں اور انکی تعمیل کی جائے جو شخص قرآن شریف پڑھتا ہے۔ اور اسپر توجہ نہیں کرتا۔ اُسکی مثال ایسی ہے جیسے کسی نوکر کے نام اس کے آقا کا کوئی فرمان پہنچے جس میں اس کے لئے ہدائتیں اور احکام درج ہوں۔ اور وہ نوکر اس فرمان کو نہایت خوش الحانی اور صحت لفظی کے ساتھ پڑھے مگر جو احکام اُس میں درج ہوں انکی مطلق تعمیل نہ کرے۔ ایسی حالت میں بے شبہ وہ سزا کا مستحق ہوگا۔

قرآن شریف کی تلاوت کے لئے چند آداب بھی ہیں۔ جنکی پابندی مسلمانوں کو کرنی چاہئے انہیں کچھ ظاہری آداب ہیں۔ اور کچھ باطنی۔ ظاہری آداب یہ ہیں۔ کہ چھ باتوں کا لحاظ رکھنا چاہئے۔ اول یہ کہ قرآن شریف کو نہایت ادب سے پڑھے اور پڑھنے سے پہلے وضو کرے۔ اور رو بقبلہ ہو کر پڑھے جسطرح نماز میں پڑہتا ہے۔ امیر المومنین حضرت علی مرتضےٰ کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں۔ کہ جو شخص نماز میں کھڑے ہو کر قرآن شریف پڑہتا ہے۔ اس کے لئے ہر ایک حرف کے عوض سو نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ اور جو شخص نماز سے علاوہ با وضو ہو کر قرآن پڑہتا ہے۔ اس کے لئے پچیس نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ اور جو بے وضو پڑہتا ہے۔ اُس کے لئے دس زیادہ نیکیاں نہیں لکھی جاتیں۔ اور رات کے وقت نماز میں قرآن مجید پڑہنا بہت ہی بہتر ہے۔ کیونکہ دل تمام افکار اور خیالات سے خالی ہوتا ہے۔ دوسری بات یہ ہے۔ کہ آہستگی و اطمینان کے ساتھ قرآن شریف پڑہنا چاہئے اور اس کے معنی و مطلب میں غور و خوض کرنا چاہئے یہ خیال نہ کرنا چاہئے۔ کہ کسی طرح جلدی سے ختم کر لوں بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ وہ جلدی ختم کرنا چاہتے ہیں۔ یہاں تک کہ وہ چاہتے ہیں۔ کہ ہر روز ایک قرآن شریف ختم کر لیں۔ لیکن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔ کہ جو شخص تین دن سے کم مدت میں ختم کریگا اسے قرآن کی فقہ حاصل نہیں ہو سکتی۔ یعنے قرآن شریف

تبلیغ و اشاعت اسلام

اشاعت اسلام کے متعلق مجھے متعدد مرتبہ الحکم میں لکھنے کا اتفاق ہوا ہے۔ اور یہ ایک ایسی ضرورت ہے کہ میں اسپر بہت کچھ لکھنے کی ضرورت سمجھتا ہوں یہ زمانہ جس میں ہم زندگی بسر کر رہے ہیں۔ اشاعت اسلام کے لئے ازل سے بہترین زمانہ مقدر ہو چکا ہے۔ حکومت برطانیہ نے جو آزادی اور امن اور اشاعت مذہب کے لئے اسباب اور ذرائع مہیا کئے ہیں۔ اگر انکا شکریہ ادا نہ کیا جائے۔ تو سخت کور نمکی ہے۔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے پیشوا اور اس کے موجودہ امام نے اس ضرورت کو مذہبی فرض قرار دیا ہے۔ اور اپنی قوم میں اس روح کو پھونکدیا ہے۔ کہ وہ تاج برطانیہ کے لئے وفادار خادم ہوں۔

غرض امن اور آزادی اور پریس کی برکت نے مسلمانوں کو تبلیغ کے کام کے لئے زیر توجہ کر دیا ہے۔ اور یہ ضرورت اور بھی بڑھ جاتی ہے۔ جب ہم دیکھتے ہیں کہ دوسرے مذاہب کے لوگ اسلام پر حملے کر رہے ہیں۔ اور اپنے ان مذاہب کو جو کبھی دنیا میں مشنری مذہب تسلیم نہیں کئے گئے مشنری مذہب کے مقابلہ پر کھڑا کیا ہے۔

زمانہ کی رفتار کے ساتھ مذہبی تقریروں اور مباحثات کا رنگ بھی بدلتا جاتا ہے۔ ایک وقت تھا کہ صرف دور از قیاس حکایات اور روایات کا بیان کرنا۔ ایک واعظ اپنے حسن بیان اور کامیابی کا ذریعہ سمجھتا تھا۔ مگر اب ایسے واعظ بے اثر مضحکہ عوام بن رہے ہیں۔ ایسا ہی مناظرات مذہبی میں الزامی جوابات رونق محفل ہوا کرتے تھے۔ مگر اب حقیقی جوابات کی طرف توجہ ہو رہی ہے۔ یہ سب کچھ کیوں ہے؟ دنیا مانے یا نہ مانے مگر دراصل یہ اسی روحانیت کا اثر ہے۔ جو اس وقت مسیح موعود کے ذریعہ سے پھیل رہی ہے۔

اس وقت اگر تبلیغ اور اشاعت اسلام کے لئے قدم نہ اٹھایا گیا۔ تو خدا تعالے کی اس نعمت کی سخت ناقدری ہوگی۔ میں عرصہ سے یہ تحریک کر رہا ہوں اور دہلی میں رہ کر میں نے تجربہ کیا ہے۔ اور میرے اس تجربہ پر اب خواجہ کمال الدین صاحب کا تجربہ مزید شہادۃ ہے کہ مسلمان حقائق اور معارف کے بھوکے اور پیاسے ہیں نہ مسلمان بلکہ ہر شخص۔ اس وقت تبلیغ کا میدان ہمارے لئے بہت وسیع ہے۔ عام مسلمانوں کو سلسلہ کی طرف سے بدظن کرنے میں ہمارے مخالفوں نے بہت بڑی کوشش کی تھی۔ مگر اب وقت آگیا ہے۔ کہ مخالفت کے بادل بکھر جاویں۔ اور یہی امر اللہ تعالے چاہتا ہے تو اس وقت کے لئے مقدر تھا کہ اس کے عہد میں سلسلہ عالیہ کی اشاعت عام ہو۔ اور عام منافرت دور ہو کر قبولیت پھیل جائے۔ حضرت خلیفۃ المسیح سلمہ تعالیٰ کی ان تقریروں نے جو سالانہ جلسہ پر ہوئی ہیں۔ علما قوم میں ایک تحریک پیدا کر دی ہے۔ اور وہ وقت قریب ہے۔ کہ حق گو زبانیں بلا خوف لومۃ لائم بولیں گی۔ اور یوسف کی طرح اس سلسلہ کے ان الزامات سے بریت کریں گی۔ جو غلط فہمی سے اسپر لگائے گئے ہیں۔

تبلیغ و اشاعت اسلام کے لئے ایک خاص فنڈ کی ضرورت ہے۔ اور تبلیغ کے کام کے لئے جو رقم اس سال کے بجٹ میں رکھی گئی ہے۔ اسکو زیادہ کارآمد بنانے کے لئے اس امر کی حاجت ہے کہ ہندوستان کے بڑے بڑے شہروں میں لیکچروں کا ایک سلسلہ حضرت خلیفۃ المسیح کے ارشاد اور ہدایت کے ماتحت شروع کیا جائے۔ میں اس تحریک کو اس لئے بذریعہ اخبار پبلک کرتا ہوں کہ جماعت میں اس کے لئے خیر مقدم کہنے والے کھڑے ہوں۔ پھر حضرت امام کو توجہ دلائی جاوے۔

اللہ تعالے جسطرح پر آپ کے دل میں ڈالے اسکے موافق اس کام کو شروع کرنے کے لئے قدم اٹھایا جاوے میری اپنی سمجھ میں ذیل کے شہر اس قابل ہیں۔ کہ وہاں کم از کم سات سات لیکچر ہوں۔

میرٹھ۔ دہلی۔ علی گڈھ۔ بنارس۔ لکھنؤ۔ رنگون۔ کلکتہ۔ الہ آباد۔ بمبئی۔ مدارس۔

بہرحال اشاعت اسلام کے لئے ایک باقاعدہ کام کرنے والی جماعت کی بھی ضرورت ہے۔ اس وقت نصرت آسمان سے نازل ہو رہی ہے۔ مبارک ہونگے وہ لوگ جو اس نصرت کا خیر مقدم کہنے کو طیار ہونگے ورنہ

قضائے آسمان است ایں بہرحالت شود پیدا

انجمن مسلمان راجپوتان ہند

نومسلم راجپوتوں میں تبلیغ اور اشاعت اسلام کے کام کے لئے جو تحریک الحکم میں کی گئی تھی۔ خدا کا شکر ہے۔ کہ وہ باقاعدہ شروع ہوگئی ہے گذشتہ سالانہ جلسہ پر اسکا ایک باقاعدہ جلسہ ہوکر ایک انجمن قائم ہوگئی ہے۔ جس کے سکرٹری چوہدری مولا بخش صاحب بھٹی سیالکوٹی مقرر ہوئے اور میر مجلس چوہدری غلام احمد خاں صاحب رئیس کاٹھ گڑھ منتخب ہوئے۔ اس انجمن نے اپنے ابتدائی جلسہ میں جو اس خاکسار کی تحریک پر ہوا تھا یہ امر قرار پاگیا ہے کہ اس انجمن کا کام اس تحریک کو باقاعدہ نومسلم راجپوتوں میں کرنا ہے۔ اور نومسلم راجپوتوں میں کام کسطرح کیا جاویگا یہ کلیتہً حضرت خلیفۃ المسیح سلمہ اللہ تعالے کی مرضی اور منشاء پر موقوف ہے۔ اور اسی لئے اسکے زیادہ مفید اور بابرکت ہونے کا یقین ہے میں انجمن مسلمان راجپوتان ہند کے ممبروں کو یہ خوشی سے اطلاع دیتا ہوں کہ حضرت خلیفۃ المسیح سلمہ اللہ نے نومسلم راجپوتوں میں کام کا سلسلہ شروع کر دیا ہے آپ نے ایک معقول رقم بھیجکر ان راجپوتوں میں انکی ہی زبان میں اسلامی ٹریکٹ شائع کرنے کا انتظام کر دیا ہے اور عنقریب وقت آتا ہے کہ ایسے ٹریکٹ شائع ہونے شروع ہو جائینگے روپیہ بھیجدیا گیا ہے۔ اسکے ساتھ ہی انجمن مسلمان راجپوتانہ ہند کے ممبروں کو میں توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اس غرض کے لئے موعود فنڈ کو مکمل کرنے کی کوشش کریں۔ اس قسم کی تمام رقوم حضرت خلیفۃ المسیح کے نام آنی چاہیں۔ انجمن راجپوتان ہند کے لئے نہایت ہی خوشی کا مقام ہے۔ کہ انکی تحریک کا عملی کام اس انسان کے ہاتھ میں ہے۔ جس کا ہاتھ آج خدا تک پہونچانے کا ذریعہ ہے۔

۲۸۵۲۱۹۱۶
اپریل سنہ ۱۹۱۰

جلد ۱۴

نیا سلسلہ

ناظرین! اگلے ہفتہ سے اس صفحے پر مسلسل ۱۶ بار ایک ایک صفحے کا مضمون درج ہوگا جس سے اچھی طرح سے مشہور و معروف دوائی

امرت دھارا (رجسٹری شدہ)

کے اوصاف آپ کو پتہ لگ جاوینگے۔ اگر آپ اس ورق کو پھاڑ کر نمبر وار رکھتے جاوین۔ تو مکمل فہرست بن جاوے گی۔ داستہ آید بکار۔ اگر آپ ہر ہفتہ اس صفحے کو ملاحظہ فرمایا کریں۔ تو یقیناً آپ محظوظ ہونگے کہ کیسی کیسی اشیاء ایشور نے انسانون کو بخشی ہیں ؛

اطلاع عام

امرت دھارا اور آب حیات باقاعدہ رجسٹری شدہ ہین۔ اور اُن کا مالک مین ہون

کسی صاحب کو اس نام کی کوئی بھی دوائی یا کتاب مشتہر کرکے بجائے فایدہ کے نقصان نہیں اٹھانا چاہیے اور پبلک سے درخواست ہے کہ نقل اور دھوکہ سے بچیے۔ ہمارے ہندوستانی بھائی کوئی نئی ایجاد تو کر نہیں سکتے مگر اگر بھولے بھٹکے سے کوئی کسی نتیجے پر پہنچتا ہے تو ہاتھ دھو کر اُس کے پیچھے پڑ جاتے ہیں اصل تو معلوم ہونی ناممکن ہے نقل کرکے پبلک کو لوٹتے ہیں۔ ملاحظہ کرنا صفحہ ۱۱۔ اور مفصل حالات کے واسطے رسالہ امرت منگوایں

سے پہلے کوئی شخص قدرت ثانیہ کا دعویٰ کرے تو وہ احمدی ہو یا غیر احمدی کوئی حق نہیں رکھتا کہ اس کے دعویٰ سے اظہار نفرت نہ کیا جائے۔

اللہ تعالیٰ اس تحریر کے وقت میرے قلب کو دیکھتا ہے۔ اور میں اس کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اس کی ہی طرف سے تحریک اور توفیق ملنے پر میں نے اس آرٹیکل کو لکھنا ضروری سمجھا ہے۔ اگر کوئی شخص ایسے وقت میں اس قسم کا دعویٰ کرے۔ تو اس کو کوئی وقعت نہیں ہو سکتی ہے۔ ایسا شخص واجب الرحم ہے۔ اور اس قابل ہے کہ وہ کثرت سے استغفار کرے۔

قدرت ثانیہ کا مظہر اول ہم میں ظاہر ہوا۔ خدا تعالیٰ نے اس کی جو تائید اور نصرت کی اور قلوب میں اس کے لئے جو جذب پیدا کر دیا۔ یہ انسانی تجویز اور ترکیب نہیں ہو سکتی۔

مظہر اول کی خلافت ہمارے دلائل کی محتاج نہیں اور نہ اس پر اس وقت کسی بحث کی حاجت مگر ہاں میں اپنے اعتقاد اور ایمان کے موافق یہ ظاہر کرنے سے نہیں رک سکتا۔ کہ جیسے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مرفوع ہونے کے بعد کوئی شخص اگر خلافت راشدہ کا انکار کرے تو باوجود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی رسالت پر ایمان رکھنے کے متبع سبیل المومنین نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح پر کوئی احمدی جو حضرت خلیفۃ المسیح کی خلافت کو قدرت ثانیہ کے مظہر اول کی خلافت یقین کرنے میں مضائقہ کرتا ہے اور اپنے آپ کو محض حضرت مسیح موعود پر ایمان لانے سے احمدی سمجھنا غلطی ہے۔

پھر یاد رکھو کہ قدرت ثانیہ کا ظہور اس وقت تک نہیں ہو سکتا۔ جب تک پہلے بعض وجود اس کے مظاہر نہ ہوں۔ پس تم ہوشیار رہو۔ کہ ایسا نہ ہو۔ کوئی تمہیں دھوکے میں ڈالے اور تم غلطی کھا جاؤ۔ والا مختلف جگہ ایسے مدعی آن واحد میں موجود ہیں۔ کوئی گجرات میں کوئی لائلپور میں کوئی ضلع امرتسر میں اور ڈیرہ غازی خاں کیطرف اور کوئی دکن میں مناسب ہے وہ آپس میں فیصلہ کر لیں۔
